خواجہ محمد لطیف انصاری

تحریر۔ ذوہیر رضا جعفری پسر مولوی طالب حسین جعفری صاحب

1947ء میں جہاں پنجاب تقسیم ہوا محبتیں بھی تقسیم ہوئی وہیں محبتوں کو ضرب دے کر کئی گناہ کرنے والے بھی موجود رھے ایسا ہی ایک شخص جس کا نام تھا گورپال سنگھ ایم ڈی کالج موگا مشرقی پنجاب میں زیر تعلیم تھا وہیں پروفیسر خواجہ محمد لطیف انصاری اردو اور فارسی پڑھاتے تھے پوری کلاس میں انفرادیت کے حامل اس علم دوست شاگرد گورپال سنگھ کو گورپال سنگھ واحد کے نام سے پکارنا شروع کردیا شاگرد بھی اتنا سعادت مند تھا کہ استاد کے دیئے ہوئے لفظ واحد کو ساری زندگی کے لیے اپنے نام کا حصہ بنالیا پنجاب تقسیم ہوگیا اور خواجہ صاحب بھی ہجرت کے بعد ڈسکہ میں مقیم ہوگئے لیکن یہ شاگرد یہاں بھی ان کو ملنے آتا رہا بھارت پاکستان کے تعلقات میں بعض اوقات کشیدگی کے باوجود اس نے نہ اپنا ناطہ توڑا اور نہ ھی اپنے نام کے ساتھ واحد لکھنا چھوڑا اور اردو سے محبت کا اندازہ مجھے دیئے آٹوگراف میں اس کی تحریر سے کرسکتے ہیں۔ ۱۹۷ رمضان میں جب خواجہ صاحب کا انتقال ہوا تو ان کے چہلم میں بھی شریک ہوا۔ اور ایک مثالی شاگرد ہونے کا ثبوت دیا خواجہ محمد لطیف انصاری جو کہ میرے والد محترم کے بھی استاد تھے بلکہ بیٹوں کی طرح سمجھتے تھے ملت جعفریہ کے لیے ان کی بڑی خدمات ہیں انہوں نے امامیہ مشن کی تبلیغ کے علاوہ بہت سی کتابیں لکھیں جن میں امام حسن علیہ السلام پر لکھی جانے والی تاریخ حسن مجتبی سرفہرست ہے ان کی زندگی کے آخری ایام میں مجھے بھی انکی خدمت کرنے کا موقع ملا زندگی کے کافی سال فالج کی وجہ سے انہوں نے بستر پر ہی گزارے ۹۰ سال سے زیادہ عمر پائی لیکن یاداشت کمال کی تھی میرے کہنے پر انہوں نے یادداشتیں لکھوانا شروع بھی کیں لیکن یہ سلسلہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا ۱۹۷۹ رمضان کے مہینے میں ان کا انتقال ہو گیا مولا اپنے ذکر کے صدقے ان کے درجات بلند کرے۔ آمین

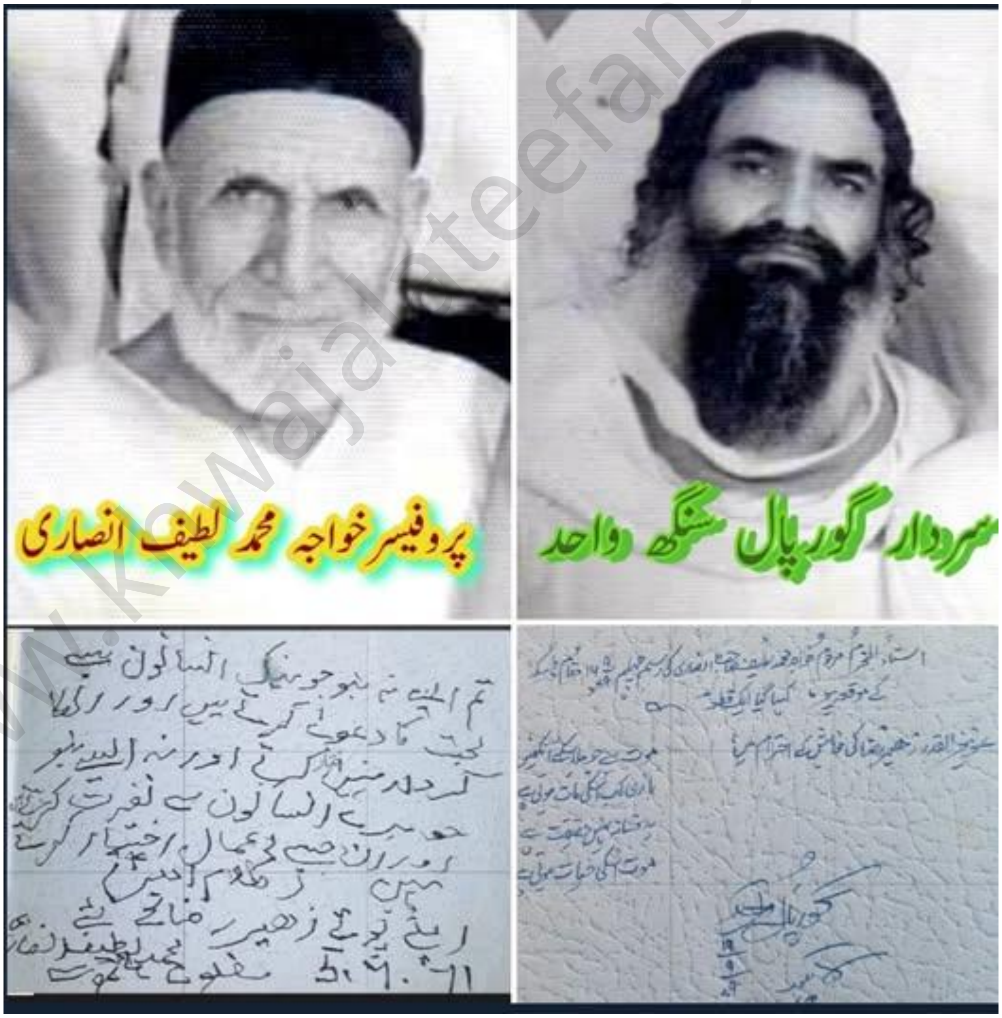

داداجان خواجہ لطیف انصاری کی تحریر جو کہ انہوں میرے لئے اپنے مفلوج ھاتھوں سے لکھی اور گورپال سنگھ واحد تحریر ان دونوں کی تصاویر کے نیچے دیکھ سکتے ہیں

www.khwajalateefansari.com